بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۹م

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر
۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۱۹ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ ۳۰ تبوک ۱۳۵۹ہش ۳۰ ستمبر ۱۹۸۰ء	نمبر ۲۲۲

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۲۸ تبوک / ستمبر۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لنڈن سے جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی کیبل گرام کے مطابق جو آج یہاں موصول ہوئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بھی ٹھیک ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۲ ستمبر کو بخیریت لنڈن واپس پہنچ گئے کیبل گرام میں بتایا گیا ہے۔

کہ حضور ایدہ اللہ احباب جماعت کو شفقت بھرا

السلام علیکم

ارسال فرماتے ہیں۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کے اس دورے کو جو کہ اب قریباً اختتام ہے بیش از بیش برکات و کامیابیوں کا موجب بنائے اس کے معجزانہ نتائج برآمد کرے۔ دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں اس دورے کے بے پناہ اثرات مرتب کرے۔ اپنے فضل سے حامی و ناصر ہو اور حضور کو بخیریت وطن واپس لائے آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کل سے بخار، کمزوری اور بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر احمدی طالب علم اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا۔ دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔"

(الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ تمام دنیا کا خدا ہے۔ کسی خاص قوم کا نہیں

ذات باری انسان کے لئے ایک دائمی راحت اور خوشی کا سرچشمہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"دراصل یہ صحیح نہیں اور نہ ہی ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ایک خاص فرقے یا قوم کے ذریعہ خدا تعالیٰ اپنی ہستی ظاہر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو کسی خاص قوم سے انس یا رشتہ نہیں بلکہ صحیح یہ ہے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے اور جس طرح اس نے ظاہر جسمانی ضروریات اور تربیت کے واسطے مواد اور سامان تمام قسم کی مخلوق کے واسطے بلا کسی امتیاز کے مشترکہ طور سے پیدا کئے ہیں اور ہمارے اصول کی رو سے وہ ربّ العالمین ہے۔ اور اس نے اناج ہوا۔ پانی۔ روشنی وغیرہ سامان تمام مخلوق کے واسطے بنائے ہیں۔ اسی طرح سے وہ ہر ایک زمانہ میں ہر ایک قوم کی اصلاح کے واسطے وقتاً فوقتاً مصلح بھیجتا رہا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ۔ خدا تعالیٰ تمام دنیا کا خدا ہے۔ کسی خاص قوم سے اس کو کوئی رشتہ نہیں۔" (ص ۳۵۳)

"خدا تعالیٰ کی ذات انسان کی زندگی کے واسطے ایک دائمی راحت اور خوشی کا سرچشمہ ہے جو شخص اس سے الگ ہوتا ہے۔ یا کسی نہ کسی پہلو سے اس کو چھوڑتا ہے۔ اس حالت میں کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے گناہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت پر نظر ڈال کر جو اعمال باریک در باریک رنگ میں خود انسان کی اپنی ہی ذات کے واسطے مضر پڑنے والے تھے ان کا نام بھی گناہ رکھا۔" (ملفوظات جلد دہم ص ۳۵۵)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ
۳۰ تبوک ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیطان — ؟

جماعتِ احمدیہ کا یہ دعویٰ ہے کہ اسلام کے اصول ایسے اعلیٰ درجہ کی عظمت و بلندی کے حامل ہیں کہ عقلی منطق۔ فلسفہ۔ سائنس غرضیکہ کسی بھی سمت سے اس پر کوئی حملہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اصول ہر دور میں ہر شخص کے لئے اور ہر مکتبۂ فکر و قوم کے لئے کار آمد اور فائدہ مند ہیں۔ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود...... نے اسلامی اصول و قواعد کی نہایت خوبصورت جامع اور مبنی بر عقل و دانش وضاحتیں کی ہیں۔ جن کو ایک دفعہ پڑھ کر اسلام کی قوت و طاقت اور شوکت کا اعتراف کئے بغیر بن نہیں پڑتا۔

اہل علم طبقوں میں ہمیشہ ہی شیطان کا وجود موضوع بحث رہتا ہے اسکی طاقت و قوت کے بارے میں طرح طرح کے افسانے گھڑے جاتے ہیں اس کو ایک مافوق الفطرت جسم دے کر اسی کی ذات کی اس طرح تجسیم کی جاتی ہے کہ یہ ایک بڑا خوفناک زبردست طاقت و قوت کی مالک چیز بنا دی جاتی ہے۔ مختلف مذاہب کہانیوں اور دیگر قصہ کہانیوں میں شیطان کو عجیب و غریب بہروپوں اور شکلوں میں دکھایا جاتا ہے یہ سب شیطان کی حقیقت نہ سمجھنے کی بھول بھلیاں ہیں۔ اور یہ سارے تصورات واہمے اور شکوک کے دھوئیں میں اس طرح چھپے نظر آتے ہیں کہ پڑھا لکھا ذہن اور عقل کے مطابق غور و خوض کرنے والا شخص اس تصور کو قبول کرتا اور چونکہ اس تصور کو مذہبی رنگ دیگر اسلامی تصور بنا دیا جاتا ہے اس لئے تعلیمیافتہ ذہن اسلامی تعلیم کے متعلق شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے لگتا ہے۔

حالانکہ بات صرف اتنی ہے کہ شیطان کسی وجود، ذات یا جسم یا مخلوق کا نام نہیں بلکہ یہ صرف انسان کی بدی کی قوت کا نام ہے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ مسئلہ نہایت آسانی سے حل کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"شیطان کے لئے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان کی سرشت اور بناوٹ میں دو قوتیں رکھی گئی ہیں اور وہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں اور یہ اس واسطے رکھی گئی ہیں کہ انسان ان کی وجہ سے آزمائش اور امتحان میں پڑ کر بصورت کامیابی قربِ الٰہی کا مستحق ہو۔ ان دو قوتوں میں سے ایک قوت نیکی کی طرف کھینچتی ہے اور دوسری بدی کی طرف بلاتی ہے نیکی کی طرف کھینچنے والی قوت کا نام مَلَک یا فرشتہ ہے اور بدی کی طرف بلانے والی قوت کا نام شیطان ہے یا بالفاظ دیگر یوں سمجھ لو کہ انسان کے ساتھ دو قوتیں کام کرتی ہیں۔ ایک داعی خیر اور دوسری داعی شر۔ اگر کسی کو شیطان اور فرشتہ کا لفظ گراں گذرتا ہے تو یوں ہی سمجھ لے انسان میں دو قوتوں سے تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد دہم ص ۳۵۹)

اس تصور کے ساتھ اسلامی تعلیم کا حُسن اور خوبصورتی نکھر کر سامنے آجاتی ہے اور ذہن تشکیک و اوہام کے غبار سے باہر نکل آتا ہے۔ اور یہ تعلیم عقل و منطق کے تمام تقاضوں پر پوری اترتی ہے اور اسلام کا دین فطرت ہونا ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور دل سے بے اختیار دُعا نکلتی ہے:۔ اے اللہ ہمیں بُرائی سے بچا۔ ہمیں شیطان سے بچا۔ گناہ سے بچا۔ اپنی محبت عطا کر اپنی رضا کی راہوں پر چلا۔ آمین ثم آمین۔

حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضلؓ کی وفات حسرت آیات پر

"چھو نہیں سکتی کبھی بھی موت تیرے نام کو"

آج پھر افسردگی چھائی ہے تا حدِ نظر
تلخیوں کو ساتھ لے کر آ گئے شام و سحر
ہر گھڑی ہے درد کی اور ہر نفس میں اضطراب
چھُپ گیا ہے چودھویں کا چاند یا کہ آفتاب
مصلحِ موعود کے تُو خواب کی تعبیر تھا
اُسوۂ حسنہ کی جیتی جاگتی تصویر تھا
اے جہاں میں عظمتِ اسلام کے زندہ نشاں
پا گیا تُو چشمۂ آبِ حیاتِ جاوداں
چھو نہیں سکتی کبھی بھی موت تیرے نام کو
آ نہیں سکتی کبھی بھی آنچ تیرے کام کو
سرفروشانِ جہادِ حق کا تُو سالار تھا
دشمنانِ دینِ حق کے واسطے تلوار تھا
چھُپ گیا ہے گور کی تنہائیوں میں آج تُو
ڈھونڈتی پھرتی ہے تجھ کو کب سے چشمِ آرزو
"کاش میری بزم میں اک بار پھر آجائے تُو"

(حافظ فضل الرحمٰن بشیر۔ ربوہ)

روزِ محشر فخرِ ہو قدوسیاں۔ قاضی نذیر

عظمتِ اسلام کا زندہ نشاں — قاضی نذیر
تھا وہ سب میں محترم اور خوش بیاں — قاضی نذیر
کس کو تھی جرأت کہ اس کے بالمقابل لکھ سکے
علم کا تھا ایک بحرِ بیکراں — قاضی نذیر
جس کی تحریروں کے آگے غیر بھی تھا سرنگوں
گلشنِ احمد کا تھا وہ باغباں — قاضی نذیر
اس کی تقریروں میں بھی اک نور اور اک جوش تھا
وہ جسے ہم کہہ سکیں شعلہ بیاں — قاضی نذیر
دینِ حق کا وہ سپاہی جو کبھی تھکتا نہ تھا
تھا بڑھاپے میں جوانوں کا جواں — قاضی نذیر
جب کبھی اُس سے ملے وہ منہمک تھا کام میں
تیرے ملنے سے ملا عزمِ جواں — قاضی نذیر
کیا کہوں اور کیا لکھوں اب ہاتھ میں طاقت نہیں
اور کر سکتا نہیں میں کچھ بیاں — قاضی نذیر
اے خدا کوثر دلِ مضطر سے کرتا ہے دُعا
روزِ محشر فخرِ ہو قدوسیاں — قاضی نذیر

(حمید اللہ کوثر۔ شیخوپورہ شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی پیدائش کی غرض

محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب

انسانی پیدائش کی غرض کیا ہے ایسا سوال ہے جس کے حل کی تلاش شروع سے رہی ہے۔ انسانی عقل نے اس کے مختلف جواب تجویز کئے۔ لیکن کسی سے بھی اسکا اطمینان نہ ہو سکا۔ عام طور پر یہی تجویز کیا گیا کہ آرام و آسائش کی زندگی بسر کرنا اور عزت و اقتدار کا ملنا ہی مقصد حیات ہے اور اس کے لئے مال و زر اور حکومت کے حصول کے پیچھے لگ گئے۔ اگر کسی نے مخلوق کی بھلائی کو اس میں شامل کیا تو خود غرضی کو الگ نہ رکھ سکے۔ کیونکہ انہوں نے خدا کو اور اُخروی زندگی کو محور نہ بنایا۔

دراصل اس سوال کا جواب ہمیں پیدا کرنے والا اور ہمارا مالک و آقا ہی دے سکتا تھا چنانچہ اس نے قرآن کریم میں نہایت شرح اور بسط کے ساتھ نہایت تسلی بخش طریق سے اس کا جواب دیا ہے۔ فرماتا ہے:۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝

(پارہ ۲۷ الذاریات آیات ۴۸ تا ۶۱)

ان آیات میں سے ایک ایک کو لے کر ان کا ترجمہ مع کسی قدر تفسیر کے کیا جاتا ہے۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝

(آیت ۴۸)

اور آسمان کو ہم نے بنایا ہے عظیم طاقتوں کے ساتھ (یعنی اپنی بہت سی صفات کو کام میں لاتے ہوئے) اور ہم غنی اور کامل قدرتوں والے ہیں۔

اَیْدٍ جمع ہے یَدٌ کی جس کے معنی ہاتھ کے بھی ہوتے ہیں۔ اور طاقت و قدرت کے بھی۔

اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ کے معنے "اقرب الموارد" نے کئے ہیں۔ اَلْاَغْنِیَاءُ الْمُقْتَدِرُوْنَ یعنی بے نیاز اور قدرتوں والے اس آیت میں غنی کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاقتیں ذاتی ہیں۔ نہ کہ کسی سے حاصل کی ہوئی جیسا کہ انسان یا باقی مخلوق کی ہیں۔

اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ہم نے آسمان کو بے انتہا وسعت دی ہے۔ انسان اپنی ساری کاوشوں کے باوجود اس کی وسعت کو معلوم نہیں کر سکا۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝

(آیت ۴۹)

اور زمین کو ہم نے بچھا دیا ہے پس ہم کیسے اچھے بچھا دینے والے ہیں۔

زمین کو بچھا دینا دو طور سے ہو سکتا ہے۔ ایک اس لئے کہ انسانوں اور باقی مخلوق الٰہی کے لئے جو اس زمین پر موجود ہیں وہ پرورش اور آرام کا سارا سامان رکھتی ہے۔ گویا ایک رنگ میں وہ ہمارے لئے بستر کے طور پر ہے۔ اس میں سب وہ ضروری سامان موجود ہے جو ہماری پرورش اور نشوونما کے لئے درکار ہے۔

دوسرے زمین اس طور سے بچھونا ہے کہ گویا وہ آسمان کے نیچے بچھی ہوئی ہر وقت آسمان کے اثرات قبول کرنے اور ان اثرات کے نتائج ظاہر کرنے کے لئے تیار ہے چنانچہ اگلی آیت میں فرماتا ہے:۔

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

(آیت ۵۰)

اور ہر چیز کے ہم نے ازواج یعنی نر و مادہ بنائے ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو (کہ اپنا حقیقی جوڑا تلاش کرنے کے بغیر تمہارے لئے چارہ نہیں اور وہ حقیقی جوڑا خدا ہے)۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت عظیم الشان اصول بیان فرمایا ہے کہ ہر چیز کے لئے ہم نے جوڑا بنایا ہے اور ایسا ہی آسمان اور زمین بھی آپس میں جوڑا ہیں۔ آسمانی اثرات کے بغیر زمین میں زندگی اور نشوونما کی قوت اور ہر قسم کی روئیدگی اور نباتات اور پھل اور مختلف ثمرات نکالنے کی طاقت پیدا نہیں ہو سکتی۔ آسمان اگر نہ ہوتا (یعنی وہ سب ستارے اور سیارے اور سورج اور چاند وغیرہ جو اللہ تعالیٰ نے زمین سے اوپر بنائے ہیں نہ ہوتے) تو زمین زندہ نہ ہو سکتی اور کوئی چیز پیدا نہ کر سکتی۔ یہی ہر جوڑے کی خاصیت ہے۔

دوسری جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے اس اصول کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(یٰسین آیت ۳۷)

یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے تمام جوڑے پیدا کئے ہیں۔ ان سے بھی جو زمین اُگاتی ہے اور خود اُن سے بھی (یعنی انسانوں سے) اور ان چیزوں سے بھی جن کو وہ نہیں جانتے۔

سائنس نے تو اب دو صد سال کے اندر دریافت کیا ہے کہ چیزوں کے جوڑے ہیں۔ جیسا کہ بجلی کی رو بھی مثبت اور منفی ہوتی ہے اور دونوں ایک دوسرے کو یکدم کھینچ کر مل جاتی ہیں گویا ان کی تکمیل اس طرح سے ہوتی ہے۔ پھلوں اور نباتات میں بھی اسی طرح جوڑے معلوم ہو چکے ہیں۔ جمادات میں بھی جو بظاہر بے حس و حرکت ہیں یہی صورت پائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ اصول آج سے چودہ سو سال پہلے بیان فرما دیا۔

حدیث میں جو دعا کسی بستی میں داخل ہوتے وقت سکھائی گئی ہے وہ اس طرح شروع ہوتی ہے:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی اے اللہ جو ساتوں آسمانوں کا رب ہے (قرآن کریم نے آسمانوں کے سات مختلف طبقات بتائے ہیں۔ جن کی الگ الگ تاثیریں ہیں جو زمین پر پڑ رہی ہیں) اور جو کچھ وہ سایہ کر رہے ہیں (یعنی اپنی تاثیرات ڈال رہے ہیں) اور اے ساتوں زمینوں (یعنی برِ اعظموں) کے رب اور جو وہ اٹھا رہے ہیں (یعنی آسمانی تاثیرات کو قبول کر کے ثمرات برداشت کرتے ہیں) آگے یہ بھی دعا ہے۔ اس میں بھی خدا کے پاک نبی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اس اصول کو اپنے الفاظ میں بیان فرما دیا۔ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کیا ہے۔

سو اس جگہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ زمین آسمان کے لئے بطور جوڑا ہے اور زمین اس صورت میں اپنی طاقتیں ظاہر کرتی ہے جب آسمان اس پر اثر انداز ہوتا ہے نیز دوسری آیت کی رُو سے زمین کی ہر چیز بھی جوڑا جوڑا بنائی گئی ہے۔

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

میں اس طرف ذہن منتقل کرنا مقصود ہے کہ انسان کو اس اصول پر غور کر کے جان لینا چاہیئے کہ معمولی قسم کے ثمرات کے لئے تو اس کا جوڑا انسانوں میں بھی بنایا گیا ہے۔ لیکن اس کا حقیقی جوڑا جس کے ملنے کے ساتھ اس میں اخلاقی اور روحانی زندگی دائمی طور پر پیدا ہوتی ہے۔ کوئی اور ہے۔ کیونکہ یہ بات انسانی جوڑوں کی آپس میں پورے طور پر حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے کسی اور ہستی کی ضرورت ہے جو کامل قدرتوں والی ہو اور کامل ربوبیت کی طاقت رکھتی ہو اور بے حد شفقت اور محبت بھی کر سکتی ہو اور انسانوں کی غلطیوں کو معاف بھی کر سکتی ہو تاکہ ساتھ کے ساتھ اسے معاف بھی کرتی جائے۔

چنانچہ یہاں لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ۔ فرمانے کے بعد اگلی آیت میں اس کی تصریح فرما دی کہ اس جوڑے سے کون سا جوڑا مراد ہے۔ فرمایا:۔

فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ
إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ
نَذِيرٌ مُبِينٌ

(آیت ۵۱)

پس تم اللہ کی طرف دوڑ کر جاؤ (یعنی اس کے ساتھ تعلق جوڑنے میں بہت جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس سے پہلے ہی اس دنیا سے رخصت ہو جاؤ اور اس پاک جوڑے سے محروم رہو۔) میں اس کی طرف سے تمہیں واضح طور پر خبردار کرنے آیا ہوں یعنی اگر تم ایسا نہ کرو گے تو تمہاری صحیح نشوونما اور پرورش نہ ہو گی۔ جو تمہیں جنت کے لائق بنا دے بلکہ تم سخت خسارہ میں اس دنیا سے رخصت ہو گے اور تمہاری استعدادیں پھل لانے کے بغیر ہی ضائع ہو جائیں گی اور تمہاری زندگی کا مقصد پورا نہ ہو گا۔ آگے اس جوڑا بننے کی مزید وضاحت فرماتا ہے:۔

وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ
اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ
إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ
نَذِيرٌ مُبِينٌ

(آیت ۵۲)

اور تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ۔ میں تمہیں اس کی طرف سے اچھی طرح خبردار کرتا ہوں۔ یہ گویا فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ کی ضروری شرط بیان کر دی کہ اللہ کی طرف ایسے جاؤ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ یعنی کسی اور کے ساتھ آزادانہ تعلق نہ رکھو۔ نہ امید کے لحاظ سے نہ خوف کے لحاظ سے اور نہ محبت کے لحاظ سے یہ تینوں چیزیں خدا کے ساتھ مخصوص کرنے کے بعد ہی انسان شرک سے پاک ہوتا ہے۔ خدا کے سوا اس کے لئے دنیا میں کوئی وجود نہ ہو جس کے ساتھ وہ اپنی امیدوں کو وابستہ کرے یا اس کے خوف کو اپنے دل میں جگہ دے یا خدا کے ساتھ محبت میں اسے شامل کرے إِلَٰه بنانے کے لئے یہ تینوں باتیں ضروری ہوتی ہیں۔ اپنی تمام امیدوں کا مرکز اسے اور محض اسے بنائے یہ اچھی طرح سے جان لے کہ اس کے سوا کوئی ایسا وجود نہیں جو اس کی امیدوں کو پورا کر سکنے کی اہلیت رکھتا ہے اسے جو فائدہ پہنچ سکتا ہے وہ صرف خدا سے پہنچ سکتا ہے۔ کسی اور کا ہرگز اس میں دخل نہیں۔ جب تک خدا نہ چاہے کسی انسان کا ہاتھ اس کے فائدہ کے لئے نہیں اٹھ سکتا اور نہ کسی اور طریق سے اس کے فائدہ کے سامان ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح نقصان کا خوف بھی ہو تو صرف اللہ کی ذات سے کسی اور کے ہاتھ میں نہ اس کا نفع ہے اور نہ نقصان۔ اس کے رگ و ریشہ سے انسان کا خوف نکل جائے اور فقط خدا کا خوف باقی رہے۔ یہی حال محبت کے لحاظ سے ہو۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا
أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

(البقرۃ آیت ۱۶۶)

کی تصویر بن جائے۔ ہر ایک تعلق محبت کامل طور پر خدا کے تعلق کے ماتحت ہو جائے۔ خدا کی محبت اسے ایسے طور سے اپنی طرف کھینچ لے کہ اس کا دل باقی سب محبتوں سے فارغ ہو جائے یہ بہت مشکل امر ہے۔ لیکن اس کے بغیر خدا نہیں ملتا۔

إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ
نَذِيرٌ مُبِينٌ۔

کہہ کر دوبارہ اس تعلق کی (جو ایک رنگ میں تعلق ازدواجی ہی ہے) اہمیت کو واضح کیا اور بتایا کہ اس کے حصول کے بغیر اس کے لئے خسارہ ہی خسارہ ہے اور وہ جنت کے لائق نہیں بن سکتا۔

كَذَٰلِكَ مَا أَتَى
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
مِنْ رَسُولٍ إِلَّا
قَالُوا سَاحِرٌ
أَوْ مَجْنُونٌ

(آیت ۵۳)

اسی طرح ان رسولوں (یعنی حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ۔ حضرت صالح۔ حضرت ہود اور حضرت نوح علیہم السلام جن کا اس سورۃ میں اس سے اوپر ذکر آچکا ہے) سے پہلے جو رسول آتے رہے ان کو بھی یہی کہا کہ وہ دلفریب باتیں بنانے والے یا مجنون ہیں۔

یعنی ان کی باتیں بھلی تو معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن بے حقیقت ہیں۔ یہ دنیوی منافع چھڑا کر ایسی طرف لے جاتی ہیں جس میں کچھ فائدہ نظر نہیں آتا بلکہ یہ پاگلانہ باتیں ہیں اور حقائق سے دور جب بھی انسانوں کے سامنے مادیت سے الگ ہو کر روحانیت کی طرف آنے کا سوال آتا ہے وہ اسے بے حقیقت سمجھ کر ٹھکرا دیتے ہیں۔ اگلی آیت میں فرماتا ہے:۔

أَتَوَاصَوْا بِهِ
بَلْ هُمْ قَوْمٌ
طَاغُونَ

(آیت: ۵۴)

کیا وہ اس طرح کہنے کی ایک دوسرے کو وصیت کر گئے تھے بلکہ (اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ) یہ سب سرکش لوگ ہیں (جن کے نفس ان کے قابو میں نہیں اور وہ ایسی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں)۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ
فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٍ

(آیت: ۵۵)

پس تو ان سے منہ پھیر لے اور (اگر وہ تیری بات کو مان کر اپنا مقصدِ حیات نہ سمجھیں گے تو) تجھے ان کی بدراہی کی وجہ سے کوئی ملامت نہ کی جائے گی۔ یعنی تجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہ ہو گی۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ
الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ
الْمُؤْمِنِينَ

(آیت: ۵۶)

اور تو انہیں نصیحت کرتا رہ کیونکہ ایمان لانے والوں کو نصیحت ضرور نفع دیتی ہے (پس جس میں ایمان کا کوئی ذرہ ہو گا۔ وہ اس نصیحت سے ضرور فائدہ اٹھائے گا)

اس آیت میں یہ بتایا کہ اگرچہ وہ انکار کرتے ہیں اور ایسی اعلیٰ درجہ کی بات کو نہ مانیں تب بھی انہیں نصیحت ضرور کرتا رہ تاکہ جس میں تھوڑا بہت ایمان بھی ہو وہ اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ (باقی)

جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت وشفاء

نظامِ ہضم

دانتوں کا گھن * DENTAL CARIES

(مکرم ڈاکٹر (ہومیو) راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ربوہ)

ہومیوپیتھی تو جدید طریقہ علاج ہے ہی آج کل ایلوپیتھی کو بھی (اس کی موجودہ شکل میں) طب جدید کہنے کا فیشن عام ہو رہا ہے لیکن اپنی تمام تر ترقیات کے باوجود عملی اعتبار سے علوم طب (MEDICAL SCIENCES) دیگر علوم و فنون اور سائنس کے مقابلہ میں جس قدر پیچھے ہیں اس کو انسان کی بدقسمتی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟ آج طبیعات (PHYSICS AND) اور حساب MATHEMATICS) کی ترقی ایک طرف جوہر (ATOM) کے اندر داخل ہو کر اس نہ نظر آنے والے "ذرۂ ناچیز" کو اپنی ذات میں ایک مکمل فعّال اور متحرک اور بہت سے اجزاء، برقیے اور سیارچوں وغیرہ پر مشتمل زبردست نظام ثابت کر چکی ہے۔ اور دوسری طرف خلائے بسیط کو کھنگالنے اور چاند، مریخ، زہرہ اور دیگر اجرام فلکی پر کمندیں ڈالنے میں مصروف ہے۔ لیکن ہماری جدید طب نے صحت و شفاء کے ضمن میں ہمیں کیا دیا ہے یہ ایک دردناک داستان نہیں، ایک نہایت افسوسناک اور کرب انگیز حقیقت ہے

میڈیکل سائنس کی بے بسی

۱۔ کینسر لاعلاج ہے۔

۲۔ دمہ دم نال اے۔

۳۔ بواسیر "لادواء" ہے لہٰذا اپریشن فیل ہو جائے تو دوبارہ سہ بارہ ....

۴۔ ٹانسلز بڑھ جائیں تو وہ لادواء! علاج یہ ہے کہ کٹوا دیجئے نہ سر ہوگا نہ سر درد ہوگا۔

۵۔ رہیں دانتوں کی بیماریاں کیریز پائیوریا وغیرہ سو یہاں بھی ایک محاورہ ہماری لاج رکھ لیتا ہے یعنی "علاجِ دنداں اخراجِ دنداں" اور اگر یہاں ٹانسلز کی طرح "خس، کم جہاں پاک"، والا معاملہ نہ ہو یعنی ایک یا چند دانت نکلوا دینے کے باوجود دانتوں کا گھن مسوڑھوں کی خرابی اور دانت درد وغیرہ چلتا اور بڑھتا ہی رہے تو کم از کم ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ صاحب یہ تو دوسرے دانتوں کی تکلیف ہے جو دانت ہم نے اکھاڑ پھینکا تھا اس میں تو درد نہیں ہے نا۔!

۶۔ ناسور۔ (FISTULA) بھی عموماً "لادوا" قرار پاتا ہے اور اپریشن کے بعد زبردستی بند شدہ چشمے کی طرح دوبارہ وہیں سے یا کسی اور مقام سے پھوٹ نکلتا ہے۔

۷۔ ناسور اور کینسر وغیرہ کو تو چھوڑیئے یہ معمولی سے مسے یا مسّے (WARTS) جو جسم کے کسی بھی حصہ اور خصوصاً چہرہ پر اُگ آتے ہیں لا دوا سمجھے جاتے ہیں چنانچہ ان کا علاج بھی گھاس کی طرح کاٹ کر کیا جاتا ہے اور اکثر جابجا یہ مسے بھی "گھاس کی طرح" دوبارہ سہ بارہ.... اُگ آتے ہیں۔

انسان کی اپنی ذات اور وجود سے تعلق رکھنے والی میڈیکل سائنس کی یہ پسماندگی اور زبوں حالی دیکھ کر ایٹم اور خلا کی تحقیق کی کامیابیوں اور رفعتوں پر یہ کہنے کو جی چاہتا ہے۔

؎ تو کار جہان را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

یا بزبان اردو

؎ اگر نہ سہل ہوں مجھ پہ زمیں کے ہنگامے
بُری ہے مستیٔ اندیشہ ہائے افلاکی

خیر! تو دراصل میں بات کر رہا تھا دانتوں کو کیڑا لگنے کی بیماری (CARIES) کی مگر

؎ یہ داستانِ درد کہاں لے گئی مجھے

ڈینٹل کیریز، دانتوں کی جس قدر خطرناک تکلیف دہ اور تباہ کن مرض ہے بدقسمتی سے اتنی ہی عام بھی ہے اور عجیب تر بات یہ کہ دنیا کے "مہذب" اور ترقی یافتہ ممالک میں یہ ہماری پسماندہ اور غریب ممالک سے نسبتاً بہت زیادہ ہے یورپ اور امریکہ میں تو یہ بیماری اس قدر عام ہے کہ دانت نکالنے اور مصنوعی دانت لگانے والی دکانیں یورپ اور امریکہ کے کوچہ و بازار میں شراب خانوں کی طرح عام ہیں اسکے باوجود مریضوں کو باری بمشکل اور لمبے انتظار کے بعد ملتی ہے۔

کیا کیریز (CARIES) "لادواء" ہے؟

دانتوں کے گھن کی بیماری کے متعلق جو مختصر کوائف اوپر بیان ہوئے ہیں ان سے یہ تأثر اُبھرتا ہے کہ شاید یہ بیماری "لادواء" ہے مگر ایسا ہرگز نہیں ہے۔

اس بیماری کی پیش بندی بھی کی جا سکتی ہے اور علاج بھی بے شمار مریض اس مرض کی ابتدائی حالت میں بھی اور بڑھی ہوئی حالت میں بھی عملاً شفایاب ہوئے اور ہو رہے ہیں اس لئے دانتوں کے گھن کو "لادواء" کہنا امرِ واقعہ کے خلاف ہے۔

نظریہ اور تجربہ کا فرق

بات یہ ہے کہ کوئی بھی نظریہ (THEERY) کسی تجربہ (EXPERMENT) یا معمولی (PRACTICE) کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا۔ بچوں اور جوانوں کے دانتوں کا گھن تو بآسانی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ساٹھ (۶۰) سال تک کی عمر کے بوڑھوں کے دانتوں کا گھن بھی مناسب دوا کے ذریعہ ٹھیک ہو جاتا ہے یعنی متاثرہ دانت کی مدافعت مند ہو کر اس کی مزید ٹوٹ پھوٹ اور درد وغیرہ رک جاتا ہے اور باقی دانت بھی کیریز کے حملہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

مثبت اور منفی تجربہ

جس طرح تجربہ کے مقابل نظریہ کوئی وقعت نہیں رکھتا اسی طرح مثبت اور کامیاب تجربہ کے مقابلہ میں ناکام تجربہ بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

جو لوگ کسی بیماری کو "لادوا" یا "لاعلاج" کہتے ہیں اس کا مفہوم سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ان کے علم اور تجربہ میں اس بیماری کا علاج نہیں ہے لیکن جہاں عملاً اس بیماری کا کامیاب علاج ہو رہا ہو اس کا انکار ممکن نہیں خواہ اس کامیابی کی وجہ سمجھ آئے یا نہ آئے۔

"دوا" اور علاج میں فرق

دوا اور علاج میں بڑا فرق ہے جب ہم کسی مرض کو "لادوا" کہتے ہیں تو اس کے معنے لازمی طور پر "لاعلاج" نہیں ہوتے مثلاً دانتوں کے گھن کو ہی لے لیں جو معالج اس بیماری کو "لادوا" کہتے ہیں وہ متاثرہ اور کرم خوردہ دانتوں کو نکلوا دینے کو "علاجِ دنداں" قرار دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ "علاجِ دنداں" تو "دوائے دنداں" تو نہیں کہلا سکتا۔ سرجری کے علاوہ بھی علاج کی بہت سی اقسام ہیں جیسے علاج بالماء (HYDROPATHY) فزیو تھراپی اور سائیکو تھراپی وغیرہ۔

علاج بالدواء اور سرجری

یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ علاج بالدواء (MEDICALTREATMENT) اور علاج بالجراحت (SURGICALTREATMENT) کی حدود کو متعین کیا جائے کیونکہ اس نازک اور نہایت لطیف سرحد کو نظرانداز کرنے

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ چک ۱۱۳ ڈی بی بہاولپور کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۵ تبوک ۱۳۵۹ ہش (۵ ستمبر ۱۹۸۰ء) کو نماز جمعہ کے ساتھ مسجد احمدیہ چک ۱۱۳ ڈی بی کا افتتاح عمل میں آیا۔ مکرم مولوی محمد امداد الرحمٰن صاحب صدیقی مربی سلسلہ نے نماز جمعہ پڑھائی خطبہ جمعہ میں انہوں نے قرآن شریف کی آیات

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا (سورۃ جن ۱۹ آیت)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ (سورۃ بقرہ ۱۱۵ آیت)

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (توبہ آیت ۱۸)

کی تلاوت کی اور ان کی تفسیر بیان کی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق دے آمین

((چوہدری) محمد رمضان صدر جماعت احمدیہ چک ۱۱۳ ڈی بی بہاولپور)

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر کا سہ روزہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر (سندھ) کا سہ روزہ اجتماع ۳ تا ۵ جولائی ۱۹۸۰ء منعقد ہوا کل تین اجلاس ہوئے ہر اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم۔ عہد کے دہرانے اور نظم خوانی سے ہوا مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں

مکرم محمد اشرف صاحب ناصر	مربی سلسلہ	"خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو"
مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر	"	"احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں"
مکرم محمود منیب صاحب	"	"خلافت احمدیہ کے ذریعہ تجدید دین"
مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب	"	"کسر صلیب کا شاندار ظہور"
مکرم کرامت اللہ صاحب خادم	"	"مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی اہمیت"
مکرم طارق محمود صاحب	"	"قبولیت دعا کے ذرائع"
مکرم محمد اشرف صاحب	"	"سیرت اصحاب حضرت مسیح موعودؑ"
مکرم مرزا عتیق احمد صاحب	"	"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغی میدان میں"

علاوہ ازیں روزانہ نماز تہجد، درس قرآن کریم و حدیث شریف و ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود و مشعل راہ کا بابرکت پروگرام بھی جاری رہا۔ نیز خدام و اطفال کے انفرادی و اجتماعی علمی و ورزشی مقابلے بھی ہوئے اور جیتنے والی ٹیموں اور خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کیے گئے اس اجتماع کی حاضری کی تفصیل درج ذیل ہے

خدام :- ۴۰۰
اطفال :- ۲۰۰
انصار :- ۱۰۰

اختتامی اجلاس میں ناظم اعلیٰ اجتماع مکرم چوہدری امتیاز احمد نے علماء کرام و منتظمین اجتماع کا شکریہ ادا کیا خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع بہت خوشکن اور مبارک رہا فالحمد للہ علیٰ ذالک

(سیف علی شاہد قائد ضلع تھرپارکر)

ضرورت نقیب مسجد

مسجد محمود واہ کینٹ کے لیے ایک نقیب کی فوری ضرورت ہے عمر ۵۰ اور ۶۰ سال کے درمیان ہو پُرفضا اور پُرسکون ماحول میں اچھی رہائش کی سہولت کے علاوہ معقول مشاہرہ جو بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت طے کیا جا سکتا ہے۔ درخواستیں امیر یا صدر مقامی کی وساطت سے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کی جائیں (سعید احمد خان ۱۶ نگینہ مقابل عقاب روڈ واہ کینٹ)

لجنات اماء اللہ توجہ فرمائیں

لجنات کی فوری توجہ کے لیے تحریر ہے کہ سالانہ اجتماع کے چندہ کا مجوزہ بجٹ ۳۰ ہزار روپے رکھا گیا تھا لیکن اس وقت جبکہ مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ وصولی نصف بھی نہیں ہوئی۔

تمام لجنات ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے فوری طور پر اپنا بجٹ پورا کریں۔ تاکہ اجتماع کے کاموں پر کوئی اثر نہ پڑے

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میری چچی جان محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ عبدالمجید صاحب نو ماہ بیمار رہنے کے بعد ۱۴ ستمبر کو ۵ بجے شام امریکن ہسپتال کنری (سندھ) میں وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ دل کی مریضہ تھیں ۷ ستمبر کو علاج کی غرض سے ہسپتال میں داخل ہوئیں ۸ ستمبر کو شام کے وقت ان کا بڑا اپریشن ہوا جس سے حالت سنبھل گئی لیکن ۱۰ ستمبر کو فالج کا حملہ ہوا جو بالآخر جان لیوا ثابت ہوا فالج کے حملہ کے بعد وفات تک زبان اور آنکھیں بند رہیں

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(صدیقہ مریم سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر)

ناصرات الاحمدیہ کی سیکرٹریاں متوجہ ہوں

کتاب "جوئے شیریں" درثمین، کلام محمود، درعدن اور بخار دل سے منتخب آسان نظموں کا مجموعہ ہے جو زیر ہدایات محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ بچوں کے لیے تالیف کیا گیا ہے تاکہ وہ اجلاسوں میں یہی نظمیں پڑھیں اور زبانی یاد کریں

نیز ناصرات کے سالانہ مرکزی اجتماع میں معیار دوم عمر ۸-۹-۱۰-۱۱ سال کے مقابلہ اشعار خوانی میں "جوئے شیریں" کی پہلی تین نظمیں زبانی یاد کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہیں۔ سیکرٹریاں نوٹ فرمالیں اور کتاب دفتر لجنہ مرکزیہ سے طلب فرمائیں۔ قیمت فی نسخہ ۴/ روپے

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب شیخوپورہ مختلف عوارض میں مبتلا ہیں نیز بعض کاروباری مشکلات درپیش ہیں۔

۲۔ مکرم مبشر احمد صاحب ڈیرہ غازیخان کے بڑے بھائی مکرم بشیر احمد اختر ریلوے گارڈ عارضہ قلب سے بیمار ہیں سانس کی بھی تکلیف ہے

۳۔ مکرم شیخ محمد نعیم صاحب شاہد مربی سلسلہ نواب شاہ سندھ لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ قاضی احمد ضلع نواب شاہ کے ایک مخلص رکن مستری منیر احمد صاحب کی اہلیہ پیٹ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں نواب شاہ میڈیکل کالج ہسپتال میں زیر علاج ہیں کچھ عرصہ قبل ان کا آپریشن ہوا تھا مگر اب تکلیف پھر شروع ہو گئی ہے

۴۔ مکرمہ والدہ جاوید کوثر شہید راولپنڈی لکھتی ہیں کہ مکرم شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب کی بیٹی زوجہ نذیر الحق صاحب کا چند روز میں سی ایم ایچ راولپنڈی میں پیٹ کا بڑا آپریشن ہونے والا ہے

۵۔ مکرم شفقت علی صاحب کارکن تحریک جدید ربوہ کے ماموں گردہ میں انفکشن کی وجہ سے بیمار ہیں نیز انکی ممانی محترمہ کو گر جانے کی وجہ سے بازو پر شدید چوٹ آئی ہے احباب سب مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لیے دعا فرمائیں۔

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۹)

مکرم	منیر احمد صاحب	راولپنڈی	۱۰/-	روپے
"	قاضی عبدالغنی صاحب	"	۱۰/-	"
"	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	"	۱۰/-	"
"	قریشی محمد عظیم صاحب	"	۱۵/-	"
محترمہ	عائشہ بیگم صاحبہ	"	۱۰/-	"
مکرم	میاں عبدالخالق صاحب لدھیانوی	"	۱۰/-	"
"	ضیاء محمد صاحب ایڈووکیٹ	"	۵۰/-	"
محترمہ	اہلیہ ڈاکٹر ایم اے نعیم صاحب	"	۵۰/-	"
مکرم	ملک عبدالجلیل عشرت صاحب	"	۱۰۰/-	"
"	شیخ ہیبت الرحمٰن صاحب	"	۵۰/-	"
"	محمد سعید احمد صاحب انجینئر	"	۱۵/-	"
"	منور اختر اہلیہ میجر عبدالرحمٰن صاحب مغل	"	۲۰/-	"
محترمہ	کوثر صاحبہ	"	۱۰/-	"
مکرم	زاہد صاحب	"	۱۰/-	"
"	میاں اللہ بخش صاحب	"	۱۰/-	"
"	میجر غفور احمد صاحب	"	۲۵/-	"
"	محمد سعید خان صاحب	"	۲۵/-	"
"	پروفیسر انور ملک صاحب	"	۱۰/-	"
"	عبدالخالق صاحب	سیکرٹری مال شیخوپورہ	۲۱/۹۱	"
محترمہ	سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حلقہ مسجد مبارک ربوہ		۱۰/-	"
مکرم	ظفر اللہ خان صاحب سیکرٹری مال چک ۴۳ جنوبی سرگودھا		۱۲۰/-	"
"	کرنل جی۔ ایم اقبال صاحب گلبرگ لاہور بذریعہ C.M.O		۶۵/-	"
"	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملتان		۷۱/-	"
"	" عمر آباد اسٹیٹ ٹاہلی		۳۵/-	"
"	فضل احمد شاہد صاحب مربی جماعت فیروز والا ضلع گوجرانوالہ		۱۰/-	"
"	احمد حسین صاحب کاتب فیکٹری ایریا ربوہ		۱۰۰/-	"
"	خدا بخش صاحب جمال بیکری ربوہ		۱۵/-	"
"	محمد سرور صاحب بذریعہ محمد الطاف صاحب دارالصدر غربی ربوہ		۴۰/-	"
محترمہ	سردار بیگم صاحبہ دارالبرکات ربوہ		۱۵/-	"
مکرم	ناصر محمد سیال صاحب بذریعہ صوبیدار عالم صاحب منڈی بہاؤالدین		۵۰/-	"
محترمہ	آصفہ چوہدری صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ		۱۰/-	"
مکرم	ملک محمود احمد صاحب	گوجرانوالہ شہر	۱۰/-	"
"	عبدالرشید صاحب کھوکھر	"	۳۰/-	"
"	منور احمد چوہان صاحب	"	۱۰/-	"
"	عبدالحمید صاحب درویش	"	۵۰/-	"
"	حفیظ احمد صاحب کھوکھر	"	۱۰/-	"
"	محمد شریف احمد صاحب جماعت احمدیہ ٹیکسلا		۲۰/-	"
محترمہ	مستورہ بیگم بنت مولوی نذر محمد خان صاحب ربوہ		۱۰/-	"
"	صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ منجانب لجنہ کراچی		۵۲۵/-	"
مکرم	محمد اکرم صاحب والد مرحوم سمندر ضلع جھنگ		۱۰/-	"
"	حاجی دوست محمد صاحب کوٹ مومن ضلع سرگودھا		۱۰/-	"
"	اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال کرتو ضلع شیخوپورہ		۴۶/-	"
"	خوشی محمد صاحب چک ۲۱۵ ج۔ب ضلع بہادلنگر۔		۲۰/-	"

(باقی)

بقیہ صفحہ ۵:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت و شفاء

یا ملحوظ نہ رکھنے کے نتیجہ میں ہی نوع انسان کو جس قدر دکھ درد اور بیماری و موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ اس تباہی سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے جو دو مملکتوں کی درمیانی سرحد کا احترام نہ کرنے سے وارد ہو سکتی ہے۔

اس ضمن میں اپنے مطالعہ مشاہدہ اور تجربہ کے بیان سے پہلے میں حضرت نبی اکرم محسن و ہادی انسانیت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد گرامی پیش کرتا ہوں جو اس موضوع پر حرف اوّل بھی ہے اور حرفِ آخر بھی وہ ارشاد نبوی ہے۔

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْت

یعنی ہر مرض کی دوا ہے مگر موت کی کوئی دوا نہیں۔ یہاں موت سے مراد اگر پورے وجود کا بے جان ہو جانا لیا جائے تب تو بات بڑی واضح اور عام فہم ہے کہ۔

؎ کوئی مُردوں سے کبھی آیا نہیں
یہ تو فرقاں نے بھی بتلایا نہیں

اور اگر موت سے مراد کسی خاص عضو کا مُردہ اور قطعی بے جان ہونا لیا جائے تو پھر اس اشارہ کا مطلب یہ ہوگا کہ جب تک کسی بیمار عضو میں زندگی کے آثار رہیں اور وہ انسانی نظام ہضم سے توانائی اور نشوونما حاصل کر رہا ہے اسے خواہ کوئی بھی بیماری (بشمول گینگرین یعنی ناسور اور کینسر وغیرہ) لاحق ہو اس کے لئے قدرت نے ضرور کوئی نہ کوئی دوا پیدا کی ہے۔ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ ہاں اگر عضو ماؤف اس قدر خراب خستہ اور مُردہ ہو جائے کہ خون کی جوئے حیات سے اس کی سیرابی نہ ہو رہی ہو تو اس کا دوبارہ زندہ ہونا دوا کے ذریعہ ممکن نہیں۔ (اِلَّا الْمَوْت)

اپریشن کی ضرورت

تو یہ وہ مقام موت ہے جہاں علاج بالدوا کی حد ختم ہوتی ہے اور علاج بالجراحت کی حد شروع ہوتی ہے۔ لیکن اس نہایت نازک اور مفید سرحد کا خیال نہ رکھنے کا ہی نتیجہ ہے کہ آج کینسر سمیت بیشتر امراض کے سامنے (جن میں سے بعض کا تذکرہ اوپر کی سطور میں کیا گیا ہے) معالج سپر انداز ہو چکے ہیں اور سرجنوں نے ہتھیار اٹھا لئے ہیں حالانکہ ان میں سے بیشتر کبھی دوا کے ذریعے مستقل طور پر شفایاب ہونے کے قابل ہوتے ہیں اور عملاً سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسی مثالیں (RECORDED CASES) موجود ہیں جہاں ایک طریقہ علاج نے قطعِ عضو کا فتویٰ صادر کیا اور دوسرے طریقہ علاج میں وہ مریض مع اپنے مستوجب عضوِ بیمار کے عمر بھر کے لئے چنگا بھلا ہو گیا۔

واللہ الشافی

چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر میں ایک مثالی وقارِ عمل

۱۲؍ اگست کو مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر کے گاؤں میں ایک مثالی اجتماعی وقار عمل منایا۔ یہ وقار عمل ۹ بجے صبح سے لے کر ۱۲ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ خدام و اطفال نے بڑی محنت اور باوقار انداز میں کام کیا۔ انہوں نے گاؤں میں پینے کے پانی کے تالاب کی صفائی کی نیز غسلخانوں اور نالیوں کو بھی صاف کیا۔

اس وقارِ عمل میں ۳۱ خدام و اطفال نے حصہ لیا۔

(منتظم مال مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

توحید کے قیام کے لئے اموال کی ضرورت

حضرت خاتم الدین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہی میراث اور ملکیت ہے۔ اس لئے اس کی راہ میں خرچ کرنا سراسر خیر و برکت کا موجب ہے۔

فرمایا:-

"دعائیں کرو کہ توحید کے قیام کے لئے جن اموال کی ضرورت ہے وہ اموال مہیا کرنے اور خرچ کرنے کی ہمیں توفیق ملے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنایئے تاکہ غلبہ اسلام کی مہم میں اور تیزی پیدا ہو۔ اور ہمارے لئے خیر و برکت کے سامان ہوں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

قابلِ تقلید نمونہ

مکرم ڈاکٹر انور احمد صاحب فضل عمر ڈینٹل کلینک بالمقابل سول ہسپتال چونیاں ضلع قصور نے محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اپنی وصیت کا ۱/۱۰ سے بڑھا کر ۱/۳ حصہ جائیداد میں بدل دیا ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب آج کل بعض مالی پریشانیوں کا شکار ہیں۔ اس صورت میں ان کی یہ قربانی لائق صد تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر انور صاحب کو جملہ مشکلات سے مخلصی عطا کرے۔ اور اپنے فضل و کرم سے نوازے آمین (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تقریب شادی

برادرم مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب طاہر ابن مکرم چوہدری دین محمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ کی تقریب شادی ۲۰ ستمبر کو ہمراہ نسیم اختر صاحبہ دختر مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب فیکٹری ایریا ربوہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۱۹ ستمبر ۱۹۸۰ء کو مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دار القضاء نے بعد نماز عصر مسجد ناصر میں پڑھا تھا۔

۲۱ ستمبر ۱۹۸۰ء کو مکرم چوہدری دین محمد صاحب نے اپنے مکان واقعہ محلہ دارالصدر غربی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد احباب جماعت شامل ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور دونوں کو اپنی حفظ و امان کے سایہ میں کامیاب ہوں اور خوشیوں سے بھرپور زندگی کی سعادت سے نوازے آمین

(گلزار احمد طاہر ہاشمی ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب ظفر بک ڈپو اردو بازار سرگودھا کے ہاں مورخہ ۲۸ ستمبر کو پہلا فرزند تولد ہوا ہے۔ نومولود کا نام محسن احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار چک ۱۲۱ گوکھووال ضلع فیصل آباد کا پوتا اور چوہدری حمد الدین صاحب چک ۲۷۶ گوکھووال ضلع فیصل آباد کا نواسہ ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو خادم دین، صحت والی لمبی عمر دے۔ اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین

رانا عبدالغفار خان سابق سیکرٹری مال
سرگودھا شہر

قائدین و سیکرٹریان وقف جدید اطفال الاحمدیہ متوجہ ہوں

چندہ وقف جدید دفتر اطفال کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا:-

"وہ احمدی بچے جو ابھی عمر کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ یا ناصرات الاحمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں یعنی ان کی عمریں ۷ سے ۱۵ سال تک کی ہیں۔ اگر مہینہ میں ایک اٹھنی وقف جدید میں دیں۔ تو دنیا میں ایک بہترین نمونہ قائم کرنے والے ہونگے غرض ایک بچہ جب اٹھنی دے رہا ہوگا۔ یا جب بعض خاندانوں کے بچے باہم مل کر ایک اٹھنی دے رہا ہو اور وقف جدید میں دے رہے ہوں گے۔ تو یہ ایک لحاظ سے ان کی تربیت ہوگی"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

چندہ وقف جدید کا سال نصف سے زائد گزر چکا ہے۔ بہت سی مجالس کی طرف سے وعدہ جات اب تک موصول نہیں ہوئے۔ جملہ قائدین و سیکرٹریان اطفال وقف جدید مجلس اطفال الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں فوری طور پر اپنی اپنی مجالس کے وعدہ جات دفتر مرکزیہ کو بھجوائیں اور وعدہ جات اور وصولیوں کے سلسلہ میں اپنی کوششوں کو تیز تر کر دیں۔ کہ اس سے ہمارے امام خوش ہوں گے اور ہمارا رب خوش ہوگا۔

(مرزا غلام احمد سیکرٹری وقف جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

رپورٹ کوچنگ کلاس

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور فیصل آباد نے حسب معمول اس سال بھی موسم گرما کی حالیہ تعطیلات کے دوران ایف ایس سی کے احمدی طلباء کے لئے ایوان محمود ربوہ میں فری کوچنگ کلاس کا انتظام کیا۔ محترم صاحبزادہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے مورخہ ۱۰ جولائی کو کلاس کا افتتاح فرمایا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کلاس مورخہ ۲۷ اگست تک نہایت کامیابی سے جاری رہی۔ ربوہ کے علاوہ لاہور، ملتان، گوجرانوالہ، جھنگ، ڈیرہ غازی خان اور بعض دوسرے شہروں کے احمدی طلباء بھی کلاس میں شریک ہوئے اس کلاس میں قریباً ۵۰ طلباء روزانہ شرکت کرتے رہے) طلباء کو فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی، انگریزی، اکنامکس اور شماریات کے مضامین پڑھائے گئے۔ کلاس کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس کلاس کو لاہور فیصل آباد کے مختلف تعلیمی اداروں کے سینئر کلاسز کے طلباء پڑھاتے رہے۔ جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

ایوب اقبال احمد صاحب، بشیر بشارت احمد صاحب، کریم الدین صاحب، محمد احمد صاحب اشرف، منور احمد صاحب نعیم، مرزا وسیم احمد صاحب، ناصر احمد صاحب جمیل، انور حشمت اکبر صاحب، مبارک احمد شریف صاحب، احسان اللہ ہاشمی صاحب، منیر احمد صاحب، منیر احمد صاحب مبشر، محمد انور جاوید صاحب اور ملک عبدالرشید صاحب زاہد (انچارج کلاس)

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اعلیٰ تعلیمی ترقیات سے نوازے آمین

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)